سوال

میری بیوی گھر سے میری اجازت کے بغیر میکے چلی گئی ہے اور کچھ ماہ سے وہیں رہ رہی ہے، اور حاملہ بھی ہے، کیا میرے لیے حمل کا نفقہ ادا کرنا ضروری ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر جانا جائز نہیں اور اگر وہ بغیر اجازت جاتی ہے تو نافرمان اور ناشزہ کہلائیگی اور خاوند کی اطاعت میں واپس آنے تک اسے نان و نفقہ حاصل کرنے کا کوئی حق نہیں ہے

لیکن اس طویل عرصہ میکے رہنے کا سبب معلوم کرنا ضروری ہے، کیونکہ ہو سکتا ہے وہ خاوند کے برے سلوک یا پھر مار دھاڑ یا ظلم و ستم کی بنا پر میکے گئی ہو، تو اس طرح خاوند کی جانب سے ظلم و زیادتی اور کوتاہی ہوئی ہے بیوی کی جانب سے نہیں ہوئی

دوم :

اور اگر حاملہ عورت خاوند کی اطاعت سے انکار کرے اور ناشزہ بن جائے تو کیا خاوند پر حمل کا نفقہ واجب ہے یا نہیں ؟

اس میں فقہاء کرام ک اختلاف پایا جاتا ہے، اور یہ اختلاف حاملہ عورت کے نفقہ کے بارہ میں اختلاف پر مبنی ہے کہ آیا حاملہ عورت کو نشوز کی حالت میں حاصل ہونے والا نفقہ حمل کا ہے یا کہ حاملہ عورت کا ؟

جمہور علماء کرام کہتے ہیں کہ حاملہ ناشزہ عورت کو نفقہ ملے گا، ان میں مالکیہ اور حنابلہ شامل ہیں، اور شافعیہ کا ایک قول بھی یہی ہے

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"کیا حاملہ عورت کے لیے حمل کا نفقہ حمل کی بنا پر واجب ہوتا ہے یا کہ حمل کے لیے ؟

اس میں دو روایتیں ہیں :

پہلی روایت :

نفقہ حمل کے لیے واجب ہوتا ہے، اسے ابو بکر نے اختیار کیا ہے؛ کیونکہ یہ نفقہ حمل کے وجود ہونے کی صورت میں واجب ہوتا ہے، اور اگر حمل نہ ہو تو نفقہ بھی ساقط ہو جائیگا، اس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ نفقہ بھی حمل کے لیے تھا

دوسری روایت :

یہ نفقہ حمل کی وجہ سے واجب ہوا ہے؛ کیونکہ یہ نفقہ تنگی و آسانی دونوں حالتوں میں واجب ہوگا، اس لیے یہ نفقہ حمل کے لیے ہے جس طرح بیویوں کا نفقہ ہے، اور اس لیے بھی کہ یہ وقت اور ایام گزرنے سے ساقط نہیں ہوتا، اس طرح یہ اس کی زندگی میں بیوی کے نفقہ کے مشابہ ہوا

امام شافعی رحمہ اللہ کے اس میں دو قول دو روایتوں کی طرح ہیں، اور اس اختلاف کی بنا پر کئی ایک فروع بھی نکلتی ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے :

اگر کوئی عورت حمل کی حالت میں کسی شخص کی نافرمانی کرتی ہے تو ہم کہیں گے : نفقہ حمل کے لیے ہے اور یہ نفقہ حاملہ عورت کے نفقہ کو ساقط نہیں کریگا؛ کیونکہ اس عورت کے بچے کا نفقہ ماں کی نافرمانی کی بنا پر ساقط نہیں ہوگا

اور اگر ہم یہ کہیں کہ : نفقہ ماں کے لیے ہے تو پھر اسے نفقہ حاصل نہیں ہوگا کیونکہ وہ نافرمان اور ناشز ہے " انتہی

دیکھیں : المغنی (187/8).

مطالب اولی النھی میں درج ہے :

" حاملہ عورت کا نفقہ حمل کی بنا پر ہے، نہ کہ حاملہ عورت کے لیے؛ کیونکہ یہ نفقہ تو حمل کی بنا پر واجب ہوگا، اور جب حمل نہ ہو تو یہ نفقہ ساقط ہو جائیگا؛ اس طرح حاملہ نافرمان عورت کا حمل کی بنا پر نفقہ واجب ہوگا؛ کیونکہ یہ نفقہ حمل کے لیے ہے، لہذا ماں کی نافرمانی کی بنا پر بچے کا نفقہ ساقط نہیں ہوگا " انتہی بتصرف

دیکھیں : مطالب اولی النھی (627/5).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" فقہاء کرام کے ہاں اس مسئلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے کچھ فقہاء کہتے ہیں کہ :

حاملہ عورت کو نفقہ حمل کی بنا پر حاصل ہوتا ہے

اور کچھ کا کہنا ہے کہ : نفقہ حمل کے لیے ہے نا کہ حمل کی بنا پر حاملہ عورت کے لیے اور یہ دوسرا قول زیادہ راجح ہے، لیکن جب حمل تک نفقہ پہنچانے کا طریقہ ہی ماں کو خوراک مہیا کرنا ہے تو پھر اس ماں پر خرچ کرنا حمل کی بنا پر ہی ہوا

اس اختلاف پر یہ مسئلہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا اگر حاملہ بیوی نافرمان اور ناشز ہو تو کیا اسے نفقہ حاصل ہوگا یا نہیں ؟

اگر ہم یہ کہیں کہ نفقہ حمل کے لیے " جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے یہی راجح ہے " تو حاملہ عورت کے لیے نفقہ واجب ہے، کیونکہ حمل تو نافرمان نہیں

اور اگر ہم یہ کہیں کہ نفقہ حاملہ عورت کے لیے ہے تو ناشز اور نافرمان ہونے کی بنا پر اس کا نفقہ ساقط ہو جائیگا " انتہی مختصرا

دیکھیں : الشرح الممتع (470/13).

اس بنا پر حمل کا نفقہ بچے کے باپ پر واجب ہے چاہے بچے کی ماں نافرمان ہی کیوں نہ ہو

اور اگر وہ اس نفقہ کی مقدار کے متعلق اختلاف کریں تو اس کے لیے قاضی سے رجوع کیا جائیگا تا کہ وہ اختلاف ختم کر کے عدل و انصاف کے ساتھ کوئی فیصلہ کر سکے

اللہ سبحانہ وتعالی سب کوایسے اعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے جنہیں اللہ تعالی پسند کرتا اور جن سے راضی ہوتا ہے

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

112002